وھبۃ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ

Wahbah Al-Zuḥaylī as Jurisprudence: Al Fiqh Al Islami wa Adilatuhu

سید حامد فاروق بخاری[*]

شعیب عارف[**]

محمد یوسف یعقوب[***]

ABSTRACT:

The development of Islamic Jurisprudence tradition over time produces the Jurisprudential product with different approaches, methodologies, and interpretations. Nowadays, the difference of opinion in the Islamic Jurisprudence is marked by the reconstruction of the jurisprudential tradition because they are no longer relevant to address the issue of masculinity. In this study, the author discusses one of the recent literatures of Islamic Jurisprudence, Al Fiqh Al Islami wa Adilatuhu, written by Wahbah Al-Zuḥaylī (1932-2015 AD). In this article, he tried to reach a compromise between classical jurisprudence with a contemporary one; this is due to some modern views that classical account is no longer able to solve the recent problems. Therefore Al-Zuḥaylī tried to integrate classical interpretation to the contemporary style with a consistent method. To find some pictures of his jurisprudential approach, the author discusses the different aspects of his masterpiece in this paper.

Keywords: Wahbah Al-Zuḥaylī, Islamic Jurisprudence, Ijtihad, Islamic Revival.

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی 1932ء میں دمشق شام کے علاقے دیر عطیہ[1] میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مصطفیٰ الزحیلی کے حصول معاش کا ذریعہ تجارت اور کاشتکاری تھا۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں دیر عطیہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد وہ دارالخلافہ دمشق گئے اور دمشق یونیورسٹی[2] میں داخلہ لیا۔ اور دمشق میں الکلیتہ الشرعیتہ سے 1952ء میں شرعی علوم میں چھ سال کا ثانویہ کیا۔ بعد ازاں مزید تعلیم کیلئے ازہر یونیورسٹی[3] مصر تشریف لے گئے۔ 1956ء میں ازہر یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کی اور ہر مرحلے میں پہلی پوزیشن آپ کا امتیاز رہی۔ علم کی تشنگی مزید بڑھ جانے اور قانون کی طرف ذہنی میلان کی وجہ سے آپ نے لاء فیکلٹی عین شمس[4] یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی کیا۔ آپ نے 1959ء میں قاہرہ یونیورسٹی[5] سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور پھر اسی یونیورسٹی سے 1963ء میں اسلامی شریعت بالخصوص قانون میں پی ایچ ڈی کی۔ آپ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان "آثار الحرب فی

---

[*]Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat.
Email: bukhari292@gmail.com

[**] Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat.

[***] Research Co-ordinator, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

الاسلام: مقارنتہ بین المذاہب الثمانیۃ والقانون الدولی"[6] دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور بڑے بڑے علماء و مفکرین نے اسے خراج تحسین پیش کیا۔

خدمات:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی جب تک طالب علم رہے پڑھائی اور مطالعے کے دلچسپ مشغلے سے اپنے آپ کو کبھی فارغ نہیں ہونے دیا اور جب زندگی کے عملی میدان میں آئے تو محیر العقول کارنامے سر انجام دیے۔ انھوں نے اعلی تعلیمی عہدوں پر جلد اپنے قدم جما لیے اور اپنے عملی تدریسی دور کی ابتداء 1963ء دمشق یونیورسٹی سے کی۔ اسکے بعد وہ اسی یونیورسٹی کے وائس ڈین مقرر کیے گئے۔ 1972ء میں لیبیا کی بنغازی یونیورسٹی[7] میں دو سال تک قانون کے اساتذہ کو ماہر تعلیم کی حیثیت سے تربیت دیتے رہے۔ انھوں نے متحدہ عرب امارات کی الامارات یونیورسٹی[8] میں شریعہ اور لاء فیکلٹی میں پانچ سال تک کام کیا۔ الزحیلی نے خرطوم یونیورسٹی[9]، ریاض کی اسلامک یونیورسٹی[10] اور سوڈان یونیورسٹی[11] میں پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ آپ نے پاکستان[12]، سوڈان اور دیگر ممالک میں طلباء کو کئی مختلف تربیتی لیکچر زدیے۔ الزحیلی اہل بیت فاونڈیشن جرڈان[13] کے کافی عرصہ تک ممبر رہے۔ آپ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ[14] شام کی اسلامک کونسل[15] فقہ اکیڈمی سوڈان، اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا[16] اور دیگر کئی ممالک کی مختلف اکیڈمیز اور سینٹرز کے فعال اور اہم ممبر رہے اور کئی جگہ صدارت کے فرائض بھی بحسن وخوبی انجام دیئے۔ آپ شریعہ کے دیگر اہم علمی میدانوں میں نمایاں کردار ادا کرتے رہے جیسے کہ اسلامک فنانس اور اسلامک بینکنگ آرگنائزیشن کے صدر رہے۔ اس کے ساتھ شریعہ اسلامک بینک کے بورڈ میں ایک انفرادی اور کلیدی اسامی پر فائز رہے۔ دنیائے اسلام کے عظیم مبلغ کی حیثیت سے ٹی وی اور ریڈیو کے کئی پروگراموں میں شمولیت اختیار کی اور اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کیا۔ آپ "عثمان مسجد"[17] دمشق اور "بدر مسجد" دیر عطیہ میں خطیب کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ المختصر یہ کہ آپ کا تعارف کسی ایک مخصوص میدان سے جوڑنا مشکل بلکہ انصافی کے منافی ہے وہ بیک وقت کئی علمی کاموں میں اپنا اہم کردار ادا کرتے رہے۔ ان کی شخصیت کی غیر معمولی خصوصیات اور خدمات انسانیت کے لیے قابل رشک ہیں۔

تصانیف:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے کئی کتب تصنیف کیں۔ ان میں زیادہ تر اسلامی قانون اور اسلامی فقہ پر ہیں۔ فقہ اسلامی میں آپ کا کام کافی وسیع اور اہم ہے۔ فقہ پر آپ کی متعدد کتابیں ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

الفقہ الاسلامی وادلتہ، تجدید الفقہ الاسلامی[18]، آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی[19]، اصول الفقہ الاسلامی[20]، الفقہ الحنفی المیسر[21]، الفقہ الشافعی المیسر، قضایا الفقہ والفکر المعاصر[22]، الفقہ الاسلامی علی المذہب المالکی[23]، الوجیز فی الفقہ الاسلامی[24]، الفقہ الاسلامی فی اسلوبہ الجدید[25]، العلاقات الدولیۃ فی الاسلام[26]، حقوق الانسان فی الفقہ الاسلامی[27]، الاسلام دین الشوری و دیمو قراطبۃ[28]، التفسیر المنیر[29]، الفقہ الاسلامی والقضایا المعاصرہ[30]، التفسیر الوجیز[31]، التفسیر

الوسیط[32]، نظریۃ الضمان[33]، Financial Transaction in Islamic Jurisprudence [34]

وفات: ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اپنے تحقیقی کام کے ذریعے ناقابل یقین حد تک لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ انھوں نے بھی شام کے دوسرے محققین ابن قیم، النووی، ابن کیثر اور سعید رمضان البوطی کی طرح بلند پایہ کام کیے اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اس عارضی دنیا سے 8 اگست 2015ء بروز ہفتہ دمشق میں کوچ کیا۔ انھوں نے فہم و فراست اور دانش مندی کا ایک بڑا ورثہ اسلام اور اہلیان اسلام کیلئے چھوڑا۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتوں کا نزول ہو! آمین۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ:

علوم اسلامیہ میں فقہ اور اصول فقہ کو دیگر تمام علوم سے برتری اور فوقیت حاصل ہے۔ انسان اور علم فقہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں اس لیے حالات و واقعات اور لوگوں کے مزاج اور طبائع کے باعث ہر دور کے فقہاء نے تدوین فقہ کو ضروری سمجھا۔ انہی فقہاء میں بیسویں صدی کے عظیم فقیہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی اس لحاظ سے خاص اہمیت کے حامل ہیں کہ ان کا کام فقہ و اصول فقہ پر کافی وسیع اور پھیلا ہوا ہے۔

نام و تعارف کتاب:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی بیسوی صدی کے ایک نامور عالمِ دین، ماہر قانون اور عظیم فقیہ تھے۔ انھوں نے فقہ کے میدان میں اپنی غیر معمولی خدمات پیش کیں۔ فقہ اسلامی میں آپ کا کام کافی وسیع اور اہم ہے۔ آپ کی زندگی کا سب سے اہم اور گراں قدر علمی کارنامہ "الفقہ الاسلامی وادلتہ" ہے۔ یہ فقہ مقارن پر ایک انوکھا اور منفرد کام ہے، فقہ مقارن کے میدان میں کی جانے والی قدیم وجدید سعی کا ایک بے مثال سنگم ہے۔

اس کتاب کا مقصد تالیف یہ ہے کہ مجمع الفقہ الاسلامی کے چوتھے[35] اجلاس میں فقہ کو آسان زبان میں مرتب کرنے کے ایک منصوبے کی منظوری دی گئی، چنانچہ علامہ وہبہ الزحیلی نے اس عظیم کام کو سرانجام دینے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور ایک جماعت کا کام اکیلے ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے سرانجام دیا یہ ان کی قابلیت اور علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایک اور اہم سبب یہ ہے اہل یورپ کے ریاستی قوانین کے آگے ہاتھ پھیلانے کے بجائے مختلف فقہی مذاہب سے استفادہ کیا جائے، اسی ضرورت کے پیش نظر مصنف نے قوانین شرعیہ کا یہ عظیم ذخیرہ مرتب کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس کتاب کا اہم پیغام یہ ہے کہ فقہ آسانی کا نام ہے اگر کوئی تمام فقہ میں سے دلائل کے ساتھ آسان احکام تلاش کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جلدیں اور ابواب:

"الفقہ الاسلامی وادلتہ "عظیم فقہی سرمایہ اور فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے، یہ فقہی مجموعہ گیارہ(11) ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ آخری جلد میں فہرست دی گئی ہے بقیہ دس جلدیں فقہی مباحث سے معمور ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب انوکھی اور دلکش ہے۔

مصنف نے فقہی مباحث کو اولاً اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر قسم کو ابواب پر اور ہر باب کو مختلف فصول پر تقسیم کیا ہے، ہر فصل کے تحت مباحث اور مباحث کے ذیل میں انواع اور مقاصد کو بسط و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ علمی اور فقہی ذوق رکھنے والے کیلئے یہ ترتیب عمدہ و دلکش اور دماغ کو اپنی طرف موہ لینے والی ہے۔

مصادر و مراجع:

مصنف نے تمام فقہی آراء کو متعلقہ مذاہب کے مراجع اصلیہ اور قابل اعتماد کتب فقیہ [36] سے لیا ہے اور یہ ایسی کتب ہیں جن پر اس مذہب کی بنیاد ہے۔ اس کے ساتھ تفاسیر، قواعد فقہ اور احادیث کے مصادر اور حوالے بھی دیے ہیں۔ اور سب سے اہم یہ کہ اس علمی ذخیرہ میں احادیث کی تحقیق و تخریج بھی شامل ہے۔

حواشی:

مصنف مختلف مشکل اصطلاحات کی وضاحت حواشی و حوالہ میں کرتے ہیں۔ اور جن معاصرین سے استفادہ کرتے ہیں ان کے نام اور تصانیف کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ حواشی میں مختلف فقہی مباحث جن کی تفصیل ضروری ہو وہ بھی بیان کرتے ہیں۔

تخریج احادیث و آیات:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی چونکہ علم حدیث و تفسیر میں ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں اس لیے ان کی اس تصنیف میں محدثانہ اور مفسرانہ رنگ بھی ہے۔ ہر مسئلہ میں حدیث و آیات کو پیش کرتے ہیں۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ موجود تمام قولی، فعلی اور تقریری احادیث مبارکہ کی حدیث کی امہات کتب [37] سے تخریج کی گئی ہے۔ اور حوالہ دینے کے لیے جدید تحقیقی دنیا میں مروج اصولوں کو اپنایا گیا ہے۔ لیکن احادیث کی تخریج میں صرف کتاب کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ آیات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ کی خصوصیات:

ہر تصنیف کی کچھ خوبیاں اور خصوصیات ہوتی ہیں جو اس تصنیف کو دیگر کتب سے ممتاز کرتی ہیں "الفقہ الاسلاهی وادلته" ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی ایسی تحریر ہے جو خصوصیات و خوبیاں کی ایک جامع تصنیف ہے۔ یہ تحریر تحقیق و علم اور فکر و نظر کے ساتھ ساتھ اصلاح انسان اور معرفت فقہ و شریعت کا حسین امتزاج ہے۔ اس کتاب میں فقہی علمی مضامین اور مسائل کو بطریق احسن پیش کیا گیا ہے۔ اگر اس تصنیف کو فقہ کی تمام کتب کا ماحاصل اور انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

فقہ مقارن پر منفرد کام:

فقہ مقارن یا تقابل فقہ اسلامی فقہ کا ایک نہایت اہم پہلو ہے۔ اس موضوع پر فقہاء نے بہت کام کیا۔ اس موضوع پر کتابوں کا ایک سلسلہ لکھا گیا جس میں تمام فقہ کا تقابلی مطالعہ کرنا مقصود تھا۔ لیکن فقہ مقارن پر منفرد کام ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کا ہے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی فقہ کی معرفت کو شرعی علوم کا خلاصہ اور مغز قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے فقہ کو آسان مگر بہت جامع اور مفید رنگ میں بیان کیا

ہے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ دراصل فقہ مقارن پر ایک وسیع،اہم اور منفرد کام ہے۔اس کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ اتنی جامع اور اتنی بہترین ہے کہ اس نے فقہ مقارن کی بقیہ کتب کی اہمیت کو کم کر دیاہے۔یہ فقہ مقارن کے میدان میں کی جانے والی قدیم وجدید تاریخ میں یہ سب سے عمدہ پیشکش، عظیم کارنامہ اور جامع ذخیرہ ہے۔

اپنی افادیت کے اعتبار سے اس کتاب کو فقہ مقارن کا دوسرا بڑا علمی ذخیرہ مانا جاتاہے۔اس میں موضوعات اور مضامین کو نہ صرف جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیاہے بلکہ مسالک اور ائمہ کا احاطہ بھی زبردست انداز سے کیا گیاہے۔

مسائل شرعیہ کا بیان:

مصنف نے تمام شرعی مسائل کو تفصیل سے بیان کیاہے۔ایک ہی باب کے متعلق جملہ مسائل کو یکجا کیاہے۔مسائل کے استدلال میں اولاً آیات بینات کو بیان کیاہے ان کے بعد احادیث کو اور پھر مسائل کو مسالک کی روشنی میں واضح کیاہے۔ڈاکٹر وہبہ الزحیلی شافعی ہیں لیکن ان کا انداز استدلال واضح، فیصلہ کن اور عادلانہ ہے۔مصنف نے حقیقی اور واقعی مسائل پر اعتماد کیاہے اور سابقہ کتب کی طرح فرضی مسائل سے اجتناب کیاہے۔[38] استنباط مسائل میں ان کی کوششیں اپنی مثال آپ ہیں۔

مختلف فقہی اصطلاحات اور پیمانے:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں مصنف نے مختلف عام فقہی اصطلاحات کو بیان کیاہے،جو مشہور و معروف ہیں،یعنی فرض،واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح وغیرہ۔اس کے ساتھ مختلف فقہی مذاہب کی کچھ خاص اصطلاحات کو بھی واضح کیاگیاہے۔[39] اس کے ساتھ مختلف پیمانوں (لمبائی،ماپنے،تولنے اور نقدی کے پیمانے) کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔[40] ان میں لمبائی کے پیمانوں میں قصبہ، جریب، برید، فرسخ اور ماپنے کے پیمانوں میں صاع، رطل، اور کر اور تولنے اور نقدی میں دینار، مثقال اور قیراط وغیرہ کو بالتفصیل بیان کیاہے۔

عصر حاضر کے مسائل:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے عصر حاضر کے مسائل کو بڑے احسن انداز سے بیان کیاہے۔اور ان مسائل پر محققانہ بحث کی ہے۔ان مسائل کا حل مختلف فقہی مسالک کی روشنی میں نہایت عمدگی سے پیش کیاہے۔اور جدید مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے فقہ کو نہایت معروضی اور نتیجہ خیز انداز میں بیان کیاہے۔ان جدید مسائل میں بینک کاری، انشورنس، حصص کی خرید و فروخت، سود، بانڈز اور مروجہ طبی علاج معالجے وغیرہ شامل ہیں۔وہ مسائل پر جامع بحث کرکے دلائل کی روشنی میں رائے قائم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ عصر حاضر کے قوانین پر بھی بحث کی ہے۔

مختلف مسالک کا بیان:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں مصنف نے اہم فقہی مذاہب کے فقہاء[41] کا اور ان کی اہم کتب کا ذکر کیاہے۔ان فقہاء کا

تعارف و مختصر حالات زندگی اور اہم واقعات کو مصنف نے کتاب کے ابتدائی حصہ میں ذکر کیا ہے۔اس کے ساتھ وہ جس مذہب کے بانی ہیں اسکی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ان فقہاء کے اہم تلامذہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔مصنف نے اس کتاب میں چار مشہور مذاہب کے ساتھ دوسرے مسالک جعفریہ ،زیدیہ،اباضیہ اور ظاہریہ کے ائمہ کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے مسائل کا استنباط کیا ہے۔مصنف نے اپنی رائے کے مطابق فقہی مسئلہ میں مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذاہب کو راجح قرار دیا ہے۔عموماً اولاً حنفیہ کی رائے کو بیان کیا ہے،ثانیاً مالکیہ،ثالثاً شافعیہ اور رابعاً حنابلہ کی رائے اس کے بعد دوسرے مذاہب کی آراء کو بیان کیا ہے۔مصنف نے فقہی مباحث میں جہاں بھی فقہاء کا اختلاف آیا ہے اسے بالاستیعاب بیان کیا ہے۔ہر مذہب ورائے کو مدلل اور محقق انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ائمہ کی آراء کو بیان کرنے کے بعد مصنف اپنی رائے اور موقف کو بھی وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

مجمع الفقہ الاسلامی کے اجلاس:

مجمع الفقه الاسلامی منتظمه المؤتمر الاسلامی (آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرس)کے زیر تحت قائم ہونے والا ادارہ ہے۔اس ادارے کی جنرل کونسل کے تحت مختلف موضوعات پر اجلاس اور قراردادیں منعقد ہوئیں۔یہ قراردادیں متفقہ فیصلے اور فتاویٰ ہیں جو نہایت اہمیت کے حامل ہیں جن کو مجمع کے اراکین کی اجتماعی تحقیق و جستجو سے اخذ کیا ہے۔مصنف نے مجمع الفقہ الاسلامی کے منعقدہ اجلاسات کی کاروائیاں بھی الفقہ الاسلامی و ادلتہ میں ذکر کی ہیں۔ان اجلاسات میں مختلف جدید فقہی مسائل پر بحث کی گئی ہے،اور ان مسائل کی سفارشات وتجاویز کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ان اجلاسات میں ہر قسم کے مسائل کو زیر بحث لایا جاتا تھا۔ان تمام مسائل کی متعلقہ کاروائیوں کو ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ان اجلاسات و قراردادوں میں کسی ایک ٹاپک یا مسئلہ کو بیان کیا جاتا تھا پھر تمام اراکین اور علماء وفقہاء اس مسئلہ پر غور وحوض کرتے اور مفصل بحث ومباحثہ کے بعد اگر اس مسئلہ کا حل مل جاتا تو وہ تجویز کر دیا جاتا وگرنہ اس مسئلہ کو آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا جاتا اور اس موضوع پر تمام تحقیقات،مقالات اور قراردادوں کا خلاصہ تیار کروایا جاتا تاکہ مسئلہ کی اصل حقیقت معلوم ہو اور اس کے مطابق شرعی حل تجویز ہو۔جیسے اس ادارے کی جنرل کونسل کے اجلاس[42] میں انشورنس،بیمہ اور ری بیمہ کے موضوع پر بحث کی گئی،اور بیمہ کی تمام اقسام کی رائج صورتوں اور اس کے بنیادی اصول وضوابط اور اس کے مقاصد پر غور وخوض کیا گیا،اور اس موضوع پر فقہی اکیڈمیوں اور علمی اداروں کی طرف سے جو کام سامنے آیا اس پر غور وحوض کیا گیا۔بحث و مباحث کے بعد قرار داد میں انشورنس،بیمہ اور ری بیمہ کی جائز وناجائز صورتوں کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا۔ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے ان قراردادوں کی علمی اہمیت اور عصری ضرورتوں کے پیش نظر ان کو کتاب کا حصہ بنایا ہے۔[43] اگرچہ یہ قراردادیں اور سفارشات مستقلاً چھپی ہوئی ہیں۔اور چونکہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی مجمع کے تمام اجلاسات میں شریک رہے اور مجمع کے تین بنیادی ارکان میں سے تھے اس لیے لوگ بار بار ان فیصلہ جات کے متعلق ان سے پوچھتے تھے اس لیے انھوں نے ان اجلاسات اور قراردادوں کو کتاب میں شامل کرنا ضروری سمجھا تاکہ ان تک رسائی آسان ہو جائے۔

مختلف فقہی نظریات کی تفصیل:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے مختلف فقہی نظریات سے مفصل بحث کی ہے۔ان نظریات میں نظریہ حق، نظریہ عقد، نظریہ اموال، نظریہ ملکیت، نظریہ ضمان اور نظریہ فسخ وغیرہ شامل ہیں۔ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے ان نظریات کے مصادر، اصول اور قواعد کو شریعت کے اصولوں سے اخذ کیا ہے۔اور انہیں اجتہاد کا روشن چراغ قرار دیا ہے۔مصنف نے ان نظریات کو وضاحت سے بیان کیا ہے[44] اور ان سے نکلنے والے جزئی مسائل کو بھی بیان کیا ہے۔اور احکام کو بھی واضح کیا ہے جو قانون سے متفق ہوتے ہیں اور جو قانون سے مختلف ہوتے ہیں۔

تخریج احادیث:

الفقہ الاسلامی وادلتہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجود تمام احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔جبکہ احادیث کی تخریج اکثر اس طرح کی کتب میں نہیں پائی جاتی۔اور تخریج احادیث میں معتبر کتب سے استفادہ کیا ہے۔

فہرست احادیث و موضوعات:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں موضوعات اور مسائل کی جامع فہرست پیش کی گئی ہے۔ابواب اور فصلوں کی فہرست ہر جلد کے شروع میں بھی موجود ہے اور ایک پوری جلد میں بھی صرف موضوعات اور فقہی مسائل کی جامع فہرست دی گئی ہے۔اور آخری جلد میں ہی کتاب میں شامل تمام احادیث کی فہرست بھی موجود ہے جو کہ بیش بہا علمی ورثہ ہے۔

خلاصہ:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے انداز تحریر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر مسئلہ اور بحث کے متعلق ائمہ کا موقف بیان کرنے اور تمام پہلوؤں کی تفصیل اور تبصرہ کے بعد اختتام پر خلاصہ پیش کرتے ہیں جس میں وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اور مسئلہ کے متعلق وضاحت کرتے ہیں۔اور اخذ کردہ نتائج سامنے لاتے ہیں[45] ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی اس کتاب سے قاری فقہ، اصول فقہ اور قواعد فقہ کے ساتھ دیگر تمام احکام شرعیہ کے وافر ذخیرے سے مستفیض ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اس کتاب میں قرآن، احادیث اور تاریخ و سیرت کی بھی وسیع اور مستند معلومات پائی جاتی ہیں۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ کے مضامین:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی علمی سطح، دینی معلومات، فقہی بصیرت اور تجدید فقہ کی کاوشوں کا صحیح طور پر احاطہ ان کی اس کتاب "الفقہ الاسلامی وادلتہ" سے کیا جا سکتا ہے۔مصنف نے اس کتاب کو تصنیف کرتے ہوئے طالبانہ انداز کو بھی سامنے رکھا ہے اور محققانہ انداز کو بھی، اور اپنی اجتہادی قوتوں کو بھی صرف کیا ہے۔آپ نے الفقہ الاسلامی وادلتہ میں مضامین کو بیان کرنے میں انتہائی دلکش انداز اپنایا ہے۔انھوں نے فقہی مباحث کو اولاً اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر قسم کے ابواب بیان کیے ہیں، اس کے بعد

ہر باب کو مختلف فصول میں تقسیم کیا ہے۔ پھر ہر فصل کے تحت مختلف مباحث لائی گئی ہیں، اور مباحث کے ذیل میں انواع و مقاصد کو بسط و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ مضامین کی ترتیب بہت منفرد اور دلکش ہے اور پڑھنے والے کو اپنی طرف راغب کرتی ہے۔

فقہ العبادات:

فقہ العبادات میں مصنف نے دس ابواب بیان کے ہیں۔ پہلا باب طہارت، دوسرا باب نماز، تیسرا باب روزے اور اعتکاف، چوتھا باب زکوٰۃ، پانچواں باب حج و عمرہ، چھٹا باب قسم، نذر اور کفارات، ساتواں باب ممنوع اور مباح، آٹھواں باب قربانی، عقیقے اور ختنے وغیرہ، نواں باب ذبیح اور شکار، دسواں باب جہاد

مختلف فقہی نظریات:[46]

فقہی نظریات کے تحت درج ذیل فصول بیان کی گئی ہیں۔ پہلی فصل نظریہ حق، دوسری فصل اموال، تیسری فصل ملکیت اور اس کی خصوصیات، چوتھی فصل عقد کا نظریہ، پانچویں فصل مؤیدات شرعیہ، چھٹی فصل نظریہ فسخ، ساتویں فصل نظریہ ضرورت شرعیہ اور خود ساختہ قانون کا موازنہ

فقہ المعاملات:[47]

فقہ المعاملات میں دو ابواب ہیں۔ پہلا باب عقود، دوسرا باب اسلامی نظام معیشت۔ باب العقود کو درج ذیل فصول کے ضمن میں تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔ پہلی فصل بیع کی مختلف انواع (یعنی بیع سلم، استنصاع، جزاف، سود، مرابحہ، تولیہ، وضیعہ اور اقالہ، دوسری فصل قرض، تیسری اجارہ، چوتھی جعالہ، پانچویں شرکت، ساتویں ودیعت، آٹھویں عاریت، نویں وکالت، دسویں کفالت، گیارھویں حوالہ، بارھویں رہن، تیرھویں صلح، چودھویں ابراء، پندرھویں استحقاق، سولہویں مقاصہ، سترھویں اکراہ اور اٹھارہویں فصل حجر۔

ملکیت اور اس کے متعلقات:[48]

اس قسم کے ضمن میں دو ابواب ہیں۔ پہلا باب ملکیت اور اس کی خصوصیات، دوسرا باب ملکیت کے توابع۔

باب اول ملکیت اور اس کی خصوصیات:

اس باب میں چھ فصلیں ہیں۔ پہلی فصل ملکیت اور ملک کی تعریف کا بیان، دوسری فصل تملک کے لیے مال کی قابلیت اور عدم قابلیت، تیسری فصل ملک کی مختلف انواع، چوتھی فصل ملک ناقص کی انواع، پانچویں فصل ملک تام کے مختلف اسباب، چھٹی فصل طبیعت ملک یعنی ملکیت خاصہ شریعت اسلامیہ میں مطلق ہے یا مقید

باب دوم ملکیت کے توابع:[49]

اس باب کی بارہ فصول ہیں۔ پہلی فصل احکام اراضی، دوسری احیاء الموات، تیسری معدنیات، حمیٰ اور اقطاع کے احکام، چوتھی نفع اٹھانے کے حقوق، پانچویں زمین کی سرمایہ کاری کے عقود، چھٹی تقسیم (اعیان ومنافع)، ساتویں غصب اور اتلاف، آٹھویں

حملہ آور سے دفاع، نویں لقطہ، دسویں مفقود کا بیان، گیارھویں مسابقہ اور مناضلہ، بارھویں شفعہ۔

الفقہ العام:

یہ قسم چھ ابواب پر مشتمل ہے: پہلا باب شرعی حدود، دوسرا باب تعزیر، تیسرا باب جنایات (جرائم) اوران کی سزائیں چوتھا باب جہاد اور جہاد کے توابع، پانچواں باب قضاء اور اثبات حق کے طریقے، چھٹا باب اسلام میں نظام حکم

باب اول شرعی حدود:[50]

یہ باب ایک تمہید اور چھ فصلوں پر مشتمل ہے: پہلی فصل حد زنا، دوسری فصل حد قذف، تیسری فصل حد سرقہ، چوتھی فصل حد صرابہ (رہزنی)، پانچویں فصل حد شرب اور حد سکر، چھٹی فصل حد ردت (مرتد ہونے کی سزا)۔

باب دوم تعزیر:[51]

اس باب میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل تعزیر کی تعریف، کیفیت، شرائط اور مقدار وصفات، دوسری فصل حق تادیب۔

باب سوم جرائم اور سزائیں:

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل نفس انسانی پر جنایت (قتل اور اس کی سزا)، دوسری فصل نفس کے علاوہ جنایت تیسری فصل نامکمل نفس پر جنایت، چوتھی فصل حیوان اور ٹیڑھی دیوار کی جنایت

باب چہارم جہاد:

اس باب میں یہ فصلیں ہیں۔ پہلی فصل جہاد کا حکم اور اس کے قواعد، دوسری فصل قبول اسلام یا معاہدہ کے ذریعہ جنگ کی انتہاء، تیسری فصل اموال غنیمت کا حکم، چوتھی فصل قیدوں کا حکم۔

باب پنجم قضاء اور اثبات حق کے مختلف طریقے:

اس باب کے ذیل میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل قضاء اور اس کے آداب، دوسری فصل دعوٰی اور بینات (شہادت اور دلیل)، تیسری فصل اثبات کے طریقے۔

باب ششم اسلام میں نظام حکومت:[52]

اس باب کی تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل اسلامی حکومت میں قانون سازی اور شریعت سازی کا اختیار، دوسری فصل اعلیٰ انتظامی اختیارات (امامت و حکمرانی)، تیسری فصل اسلامی حکومت۔

اصول شخصیہ (عائلی قوانین): یہ قسم چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول نکاح اور اس کے اثرات:[53]

اس باب میں سات فصلیں ہیں۔ پہلی فصل شادی سے پہلے امور، دوسری شادی کا بندھن باندھنا (یعنی نکاح کی تعریف، حکم

اور عقد وغیرہ)، تیسری محرمات نکاح، چوتھی عقد نکاح میں اہلیت، ولایت اور وکالت، پانچویں نکاح میں کفو کا اعتبار، چھٹی نکاح کے اثرات، ساتویں نکاح کے حقوق و فرائض۔

باب دوم نکاح کا خاتمہ اور اس کے اثرات:[54]

اس باب میں چار فصلیں ہیں۔ پہلی فصل طلاق، دوسری خلع، تیسری عدالتی کاروائی (قاضی کا ذوجین کی علیحدگی کا فیصلہ)، چوتھی فصل عدت۔

باب سوم اولاد کے حقوق:[55]

یہ باب پانچ فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل نسب، دوسری رضاعت، تیسری حضانت (اولاد کی پرورش)، چوتھی ولایت، پانچویں فصل اخراجات۔

باب چہارم وصیتیں:

اس باب میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل وصیت کے بیان میں، دوسری مرض الموت کے تصرف کے بیان میں، تیسری فصل وصایہ کا بیان۔

باب پنجم وقف:

اس باب کے دس فصول ہیں۔ پہلی فصل وقف کی تعریف، مشروعیت، صفت اور رکن، دوسری وقف کی اقسام اور محل، تیسری وقف کا حکم اور ملکیت، چوتھی وقف کی شرائط، پانچویں شرعا اور قانوناً وقف کا اثبات، چھٹی وقف باطل کرنے والی چیزیں، ساتویں وقف کے اخراجات، آٹھویں وقف کو تبدیل کرنے اور فروخت کرنے کی صورت، نویں مرض الموت میں وقف، دسویں فصل وقف کا نگران اور متولی۔

باب ششم میراث:[56]

اس باب کی انیس فصول ہیں۔ پہلی فصل علم میراث کی تعریف، مبادی اور اصطلاحات، دوسری میراث کے ارکان، تیسری وراثت کے اسباب، چوتھی وراثت کی شرائط، پانچویں وراثت سے مانع امور، چھٹی ترکہ سے متعلق امور، ساتویں وارثوں کی قسمیں اور تعداد، آٹھویں اصحاب الفروض، نویں عصبات، دسویں شاذ مسائل، گیارھویں حجب، بارھویں عول، تیرھویں ذوالفوض پر رد، چودھویں حساب اور فروض کے مخارج، پندرھویں ذوالارحام کی تقسیم میراث، سولہویں باقی وارثوں کی میراث، سترھویں مختلف نوعیت کے احکام، اٹھارہویں مناسخہ، انیسویں تخارج یا مخارجہ۔

جدید فقہی معاملات:

الفقہ الاسلامی وادلتہ کی یہ قسم تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول ضمان کا نظریہ عام:

اس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی ضمان کے اساسی مقومات، دوسری ضمان کے مختلف گوشے، تیسری ضمان کے متعلق قواعد۔

باب دوم دیوانی مسؤلیت:[57]

اس باب میں چار فصول ہیں۔ پہلی عقدی مسؤلیت، دوسری تقصیری مسؤلیت، تیسری مسؤلیت کے عوارض، چوتھی مسؤلیت کا اثبات۔

باب سوم تعزیراتی مسؤلیت: [58]

اس باب میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل اسلام میں تعزیراتی مسؤلیت کے مبادی، دوسری فصل انسانی جان کا ضمان، تیسری فصل جرائم کے سبب ضمان۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ کے تمام ابواب کی ہر فصل کے عنوان و موضوع کے معنیٰ، تعریف، اہمیت، شرائط، اقسام، مقدار، طریقہ، ذرائع، مستحبات، سنتیں، مکروہات، نواقض، حکم، اوصاف و فوائد، محل، مدت اور احکام کو ابحاث، انواع اور مقاصد کے ضمن میں مفصلاً ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی یہ کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ وہ عظیم کتاب ہے جو فقہ کو جدید بنیادوں پر استوار کرنے، مختلف فقہی مذاہب بالخصوص مذاہب اربعہ کے موقف اور دلائل بیان کرنے، تطبیق و تلفیق کرنے، اور اس کے ساتھ شرعی پیمانوں کو جدید پیمانوں میں ڈھالنے پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب علمی اور فقہی ذوق رکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے۔ یوں تو یہ کتاب بہت سی خصوصیات پر مشتمل ہے لیکن اس کے اسلوب و منہج سے اس کی دلکشی اور خصوصیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ کا منہج واسلوب:

اس کتاب کا اسلوب واضح، آسان، سادہ اور بالتفصیل ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت شستہ بھی ہے جس سے مراد و مفہوم میں کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ یہ فقہ اسلامی کی ایک ایسی کتاب ہے جو قرآن و سنت کے علاوہ عقلی دلائل اور فقہ الرائے پر بھی مشتمل ہے۔ اسلامی فقہ کی یہ شان اور خصوصیت ہے کہ اس میں بیان کردہ احکام اور اصول تسلیم شدہ ہوتے ہیں، دلائل اور نصوص سے ثابت شدہ ہوتے ہیں، محض عقل پر اکتفا نہیں کیا جاتا اور نہ ہی صرف نفسانی راحت کا سامان ہوتا ہے۔ اور جو اصول اور قواعد یا مسائل بغیر دلیل کے بیان کیے جائیں وہ معلم، متعلم بلکہ کسی بھی طبقہ کیلئے اطمینان قلب کا باعث نہیں بنتے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ کا منہج و اسلوب کہ ایسا ہے ہر طبقہ اپنے ذوق کے مطابق اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ مصنف نے کتاب میں تعلیم و تعلم کے انداز کو بھی سامنے رکھا ہے اور محققانہ انداز کو بھی اور اس کے ساتھ اپنی اجتہادی قوت کو بھی صرف کیا ہے، اور اس کیلئے انھوں نے قرآن و سنت سے استفادہ کیا ہے۔ کیونکہ قرآن و سنت سے راہنمائی لیے بغیر اور فقہی و شرعی احکام کی پہچان کے بغیر ایک مجتہد کا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔

فقہی مباحث کی ترتیب:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں فقہی احکام اور فقہی مباحث کو اس ترتیب اور انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے۔ مصنف فقہی مباحث کو مفصلاً بیان کرتے ہیں۔ مصنف نے سب سے پہلے فقہی مباحث کو اقسام میں بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کتاب میں چھ اقسام ہیں[59]۔ اس کے بعد ہر قسم کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔[60] پھر ہر باب کو مختلف فصول، ہر فصل کو بہت سے مباحث اور پھر ہر بحث کے ذیل میں انواع و مقاصد کو بسط و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ علمی اور فقہی اعتبار سے یہ ترتیب اور مواد بیش بہا خزانہ ہے۔ اس وجہ سے اس کتاب کو عظیم فقہی سرمایہ اور فقہی انسائیکلوپیڈیا کا نام دیا جاتا ہے۔

ماخذ:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اس کتاب کی ترتیب و تشکیل میں سینکڑوں کتب سے استفادہ کیا ہے۔ جن میں سے چند ماخذ یہ ہیں۔

کتب تفاسیر:

تفاسیر میں تفسیر الکشاف زمحشری، احکام القرآن لابن العربی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر المنار، تفسیر طبری، تفسیر القرطبی، تفسیر الالوسی وغیرہ۔

کتب احادیث:

کتب احادیث میں صحاح ستہ، موطا امام مالك، صحیح ابن حبان، مستدرك للحاكم، سنن دارقطنی، مسند امام شافعی، ریاض الصالحین، مجمع الزوائد وغیرہ۔

کتب جرح و تعدیل:

نصب الرایة فی تخریج احادیث الهدایة للزیلعی، نیل الاوطار للشوکانی، سبل السلام للصنعانی، الجامع الصغیر والجامع الکبیر للسیوطی، تنویر الحوالك شرح موطا مالك۔

کتب فقہ و اصول فقہ:

الخراج لابي یوسف، شرح السیر الکبیر للسرخسی، فتح القدیر مع الهدایة، ردالمحتار علی در المختار، البدائع للکاسانی، تبیین الحقائق للزیلعی، بدایة المجتهد لابن رشد، اور دیگر کئی کتب فقہ۔

کتب قواعد فقہ:

الاشباہ والنظائر لابن نجیم، الاشباہ والنظائر للسیوطی، قواعد الاحکام لابن عبدالسلام، شرح المجلة للاتاسی القواعد الفقهیه للحمزاوی، القوانین الفقهیة لابن جزی وغیرہ۔ ان کتب کے علاوہ وہبہ الزحیلی نے اپنی دوسری تصانیف سے بھی استفادہ کیا ہے اور ان کے حوالے بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔[61]

فقہی مباحث کا بیان:

ڈاکٹر وہبہ اس کتاب کا مقدمہ تحریر کرنے کے بعد اور احکام شرعیہ پر بحث کرنے سے پہلے فقہ کے ضروری مباحث پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان مباحث میں سے کچھ درج ذیل ہیں: فقہ کے معنی اور خصوصیات[62]، اہم فقہی مذاہب کے فقہاء اور ان کی کتب[63]، فقہاء اور کتب فقہ کے مراتب[64]، فقہاء کے اختلافات کے اسباب اور آسان مذہب کے قواعد وضوابط اور شرائط[65]۔

جرح وتعدیل:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی فقہی ہونے کے ساتھ ایک بلند پایہ محدث بھی تھے۔ اس لیے انھوں نے محدثانہ طرز کو اپناتے ہوئے اس کتاب میں احادیث کی صحت کو بیان کرنے کا التزام کیا ہے۔ اور جن احادیث سے فقہاء نے استدلال کیا ہے ان کی تحقیق و تخریج کی ہے۔ تاکہ قاری کو حدیث کی سند کا حال معلوم ہو جائے اور وہ اپنی عقل سے درست رائے کا انتخاب کرے۔ آپ نقد و جرح کے اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے صحیح مرویات پیش کرتے ہیں اور ضعیف احادیث کی نشان دہی کرتے ہیں۔ جیسے کہ آپ وضو کے فضائل و آداب کی بحث میں وضو کے بعد تولیے یا رومال سے خشک کرنے کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ احناف، حنابلہ اور شوافع کے ہاں وضو کے بعد اعضاء کو خشک نہ کرنا مستحب ہے اور اس کی دلیل وہ یہ پیش کرتے ہیں، "نبی کریم ﷺ کے غسل فرمانے کے بعد حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا تولیہ لے کر آئیں تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا اور پانی کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے ہی پونچھنا ہے" اس کے حوالہ میں شیخین کا ذکر کرتے ہیں۔[66] اسکے بعد لکھتے ہیں مالکیہ تولیے اور رومال وغیرہ سے خشک کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت قیس بن سعد روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے گھر تشریف لائے حضرت سعد نے آپ ﷺ کے نہانے کے لئے پانی رکھوایا آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر حضرت سعد نے آپ ﷺ کو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا لپیٹنے کا کپڑا دیا آپ ﷺ نے اس کو لپیٹ لیا۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں "رواہ احمد وابن ماجہ وابو داؤد والنسائی ،واختلف فی وصلہ وارسلہ و ذکرہ النووی فی فصل الضیعف"[67]۔ مصنف جب کسی حدیث کا ضعف یا صحت ذکر نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حدیث ان کے نزدیک فی نفسہ قابل استدلال اور قابل حجت ہے۔

فقہی مذاہب کی روشنی میں مسائل کا بیان:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی یہ کتاب صرف ایک مذہبی اور فقہی کتاب نہیں بلکہ یہ چاروں مذاہب کا تقابلی مطالعہ بھی ہے۔ بلکہ اس میں مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے مذاہب[68] کا بھی ذکر ہے۔ آئمہ اور فقہاء کا موقف بیان کرتے ہوئے وہبہ الزحیلی نے اس مذہب کے مصادر اصلیہ اور معتبر کتب کا سہارا لیا ہے۔ اس کتاب میں مذموم تقلید سے نکلنے اور محمود تقلید کے اپنانے پر زور دیا گیا ہے۔ مذاہب کی آراء کو بیان کرتے ہوئے ممکن حد تک ان شرائط کے لکھنے پر اتفاق کیا ہے جن میں مذاہب کی وحدت ظاہر ہو، اور اس کے بعد جو آراء مختلف ہوں ان کو بیان کرتے ہیں۔

اختلاف فقہاء کا بیان:

مصنف فقہی مباحث کو بیان کرتے ہوئے فقہاء کے اختلاف کو بالا ستیعاب واضح کرتے ہیں، آپ سب سے پہلے احناف کا موقف بیان کرتے ہیں، پھر مالکیہ کی آراء کو واضح کرتے ہیں، اور اس کے بعد شافعی مسلک اور اس کے بعد حنبلی مسلک کی رائے کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد اگر کسی مسئلہ میں دیگر مذاہب (شیعہ، اباضیہ وغیرہ) کی آراء ہوں تو ان کو بیان کرتے ہیں۔ مذاہب کی ترتیب میں زمانہ کی تقدیم و تاخیر کو پیش نظر رکھا ہے۔ ہر مذہب اور رائے کو محققانہ اور مدللانہ انداز سے واضح کیا ہے تا کہ قاری کو کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ اکثر و بیشتر آپ مسائل میں ترجیح کو بیان نہیں کرتے تا کہ پڑھنے والے بغیر کسی مذہبی تعصب کے کسی بھی رائے کو اختیار کرلے۔ لیکن کبھی کبھی مصنف بیان کردہ فقہی آراء میں ترجیح کا اصول اپنا کر قوی مؤقف کو اپنانے پر ابھارتے ہیں۔ اور جہاں ترجیح کا ذکر نہیں کرتے وہاں ان کے نزدیک اس رائے پر عمل کرنا بہتر ہے جس کو جمہور نے راجح قرار دیا ہو۔ مصنف نے مذاہب میں سے آسان تر مؤقف اپنانے کی رخصت اس وقت دی ہے جب اس کی شدید ضرورت یا کوئی خاص مصلحت ہو۔ لیکن اگر نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو تو پھر جائز نہیں۔

استدلال مسائل کا اسلوب:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے مسائل کے استدلال میں یہ اسلوب اختیار کیا ہے: کسی مسئلہ میں اولاً آیات کریمات اور اس کے بعد احادیث کو بیان کیا ہے، اور پھر ائمہ کرام کی آراء اور عقلی دلائل سے وضاحت کی ہے۔ جیسے کہ آپ بیع کی مشروعیت کے متعلق لکھتے ہیں کہ بیع جائز ہے اور اس کے جواز پر کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل شاہد ہیں۔[69]

قرآن سے دلائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ[70]۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ[71]۔ اور جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو۔

سنت سے استدلال:

بیع کے جائز ہونے پر آپ درج ذیل احادیث بیان کرتے ہیں: "حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی کمائی سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے آدمی اپنے ہاتھ سے کمائے اور ہر وہ بیع جو مبرور ہو[72]۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "سچا اور امانتدار تاجر نبیوں، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔[73]

عقلی دلائل:

آپ لکھتے ہیں حکمت جواز بیع کا تقاضہ کرتی ہے اور چونکہ انسان ایک دوسرے کی چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں، اور بغیر عوض

کے وہ ایک دوسرے کو اپنا مال دینے پر رضامند نہیں ہوتے، اسلیے خرید فروخت کے طریقہ میں ہر شخص کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے سے تعاون کے بغیر زندگی گزارنا مشکل و ناممکن ہے[74] اسکے بعد آپ اجماع اور فقہاء کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

لغوی اور اصطلاحی تعریف اور مفہوم:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی لغوی اور اصطلاحی تعریفات بھی تحریر کرتے ہیں۔ لغت عرب اور اقوال عرب سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ جیسے بیع کی ہی آپ لغوی اور صطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لغوی تعریف:

"مقابلۃشیءبشیء"[75] ایک چیز کا دوسری چیز سے تبادلہ کرنا۔

اصلطلاحی تعریف:

"مبادلة مال بمال علىٰ وجه مخصوص"[76] مخصوص طریقہ سے مال کا مال کے ساتھ تبادلہ کرنا۔

اس کے علاوہ بھی دیگر تعریفات ذکر کرتے ہیں اور معنی کی وضاحت اور مفہوم بھی بیان کرتے ہیں۔ ائمہ وفقہاء کے حوالے سے اختلافات جو کہ تعریف میں ہوں بیان کرتے ہیں۔

قواعد فقہ سے استدلال:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی مسائل کے استنباط اور حل میں قواعد فقہ سے بھی استفادہ کرتے ہیں اور قواعد کلیہ سے استدلال کرتے ہوئے مختلف اسلوب اپناتے ہیں۔ کہیں تو آپ باقاعدہ عنوان[77] قائم کرتے ہوئے ان قواعد کا ذکر کرتے ہیں۔ کہیں آپ مسئلہ کی وضاحت کے دوران قواعد فقہ سے استدلال کرتے ہیں۔ اور کبھی نہ تو عنوان قائم کرتے ہیں اور نہ ہی مسئلہ میں ان کی وضاحت کرتے ہیں بلکہ آپ بحث کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں اشارتاً قواعد فقہ سے استدلال ہوتا ہے۔

جدید اور حقیقی مسائل کا ذکر:

اس کتاب میں عموماً ان مسائل کے بارے میں بحث کی گئی ہے جو کہ عملی اور حقیقی زندگی میں پیش آتے ہیں۔ فرضی اور ایسے مسائل سے اجتناب کیا گیا ہے جن کا پایا جانا دور دور تک ناممکن ہو مثلاً غلاموں اور لونڈیوں کے مسائل وغیرہ۔ لیکن ایسے مسائل جن کا دارومدار ہی غلاموں پر ہو وہاں مصنف نے غلام کی مثال ذکر کی ہے۔

مصنف نے ایک ہی باب کے متعلق جملہ مسائل یکجا کیے ہیں، اس لیے بسا اوقات عبارات کے اعادہ کی ضرورت پڑی ہے۔ بعض مسائل میں منفردانہ رائے بھی قائم کی ہے لیکن بحث کے تمام مقاصد کو مفصل بیان کیا ہے، اور اس کے بعد اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔ مصنف نے اس بات کا خیال بھی رکھا ہے کہ وہ مسائل کی نقلی دلیل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ مسائل کے تفصیل اور فقہاء کی آراء کو اس وضاحت سے بیان کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو درست حکم جاننے میں دشواری نہیں ہوتی۔

عصر حاضر کے مسائل کا ذکر:

مصنف نے دور حاضر کے جدید فقہی مسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔ جدید مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے ان مسائل پر محققانہ بحث کی ہے، اور ان مسائل کے حکم کی تفصیل قوت ادلہ کی بناء پر کی ہے۔ ان جدید مسائل میں بینک کاری، انشورنس حصص کی خرید و فروخت، بانڈز، مروجہ طبی علاج معالجے وغیرہ شامل ہیں۔

انشورنس:

وہبہ الزحیلی لکھتے ہیں کہ انشورنس ایسا عقد ہے جو کوئی شخص کسی معین کمپنی کے ساتھ اس کی مخصوص شرائط پر کرتا ہے اور ایک مقرر مقدار میں مال جمع کرواتا ہے[78]۔ انشورنس کے بارے میں لکھتے ہی ہیں کہ انشورنس کمپنیوں کے ساتھ لین دین جائز نہیں لیکن اگر سرکاری سطح پر انشورنس لازمی قرار دی جائے تو اضطراری طور پر انشورنس جائز ہے اس میں بھی شرائط ہیں کہ انشورنس تعاونی ہو یا اجتماعی ہو، اور ثابت شدہ اقساط والی نہ ہو[79]۔

شئیرز اور بانڈز:

بانڈز اور شئیرز کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ شئیرز جائز ہے جبکہ بانڈز جائز نہیں[80]۔ شئیرز اور بانڈز میں بنیادی فرق واضح کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ شئیر کمپنی میں ایک حصہ کی نمائندگی کرتا ہے یعنی حامل کسی وقت بھی کمپنی میں شریک ہوتا ہے، جبکہ بانڈز کمپنی پر ایک قسم کا دین (قرض) ہوتا ہے یعنی بانڈز ہولڈر مقروض یا دائن (قرض دہندہ) ہوتا ہے۔ اس لیے جب کمپنی کو فائدہ ہوتا ہے تو شئیر ہولڈر کو منافع ملتا ہے لیکن بانڈز ہولڈر متعین فائدہ لیتا ہے جو سالانہ ہوتا ہے چاہیے کمپنی کو فائدہ ہو یا نقصان[81]۔ اسی طرح آپ کمپنیوں کے شئیرز، حصص اور ان کی خرید و فروخت، حصص کی زکوٰۃ اور اس کی اقسام پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔[82]

مجمع الفقہ الاسلامی کے اجلاسات کا بیان:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اس کتاب میں مجمع الفقہ الاسلامی کے منعقدہ اجلاسات، قراردادیں اور سیمنار بھی ذکر کیے ہیں۔ ان اجلاسات میں مختلف جدید فقہی مسائل پر بحث موجود ہے۔ اگرچہ یہ قراردادیں مستقل چھپی ہوئی ہیں لیکن ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے ان کو اپنی کتاب میں شامل کیا ہے اور زیادہ تر جدید اور عصری مسائل کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔[83]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہبہ الزحیلی ایک بلند پایہ کے فقیہ، محدث اور مفسر ہونے کے ساتھ وسیع معلومات کا خزانہ بھی تھے۔ انھوں نے تحقیق اور دقت نظر سے اس کتاب کو مرتب کیا۔ جو قیمتی معلومات کا گنجینہ اور گراں بہا فقہی کارنامہ ہے۔ علم شرعیہ اور علم فقہ کے متلاشی کے لیے بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں سابقہ فقہی ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

حوالہ جات

[1] دِیر عطیہ یادَیر عطیہ شام کا ایک شہر ہے اور یہ قالمون اور مشرقی لبنان کی پہاڑوں کے سلسلہ میں واقع ہے اور دارالخلافہ دمشق سے 88 کلو میٹر شمال میں ہے مزید معلومات کیلئے:(http://www.uob.edu.ly/en)

[2] دمشق یونیورسٹی نہ صرف شام کے پانچ بڑے اداروں میں سے ہے بلکہ اس کے شائقین کے لیے اہم چیز یہ ہے کہ یہ یونیورسٹی بیسویں صدی میں تجدید نو کے مراحل سے گزری۔ مزید معلومات کیلئے: (https://www.damascusuniversity.edu.sy)

[3] الازہر یونیورسٹی قاہرہ میں 970ء میں قائم ہوئی۔ اور یہ خطہ ارض کا سب سے نامور تعلیم ادارہ ہے۔ جس میں علوم اسلامیہ خاص طور پر توجہ کا مرکز ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.azhar.edu.eg/en/u.htm)

[4] عین شمس یونیورسٹی 1950ء میں قائم ہوئی۔ یہ موجودوقت میں مصر کا تیسرا بڑا ادارہ ہے۔ جس کے ذیل میں پندرہ مختلف شعبہ جات کام کررہے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.asu.edu.eg)

[5] قاہرہ یونیورسٹی مصر کی سب سے بڑی سرکاری یونیورسٹی ہے۔ جو کہ گیزہ کے علاقے اور دریائے نیل کے ساحل کیساتھ واقع ہے۔ یہ 21 دسمبر 2 190ء میں قائم ہوئی۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.cu.edu.eg)

[6] آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی دراستہ مقارنتہ بین المذاہب الثمانیتہ والقانون الدولی العام

[7] بنغازی یونیورسٹی ایک سرکاری ادارہ ہے جو کہ لیبیا بنغازی میں ہے اور لیبیا کے اعلی تعلیمی اداروں میں نمایاں کردار ادا کررہا ہے۔ 1955ء میں اسے لیبیا یونیورسٹی کے طور پر قائم کیا گیا۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.uob.edu.ly/en)

[8] 1976ء میں شیخ زید النہیان کی طرف سے قائم کیا گیا ایک ادارہ ہے۔ اور اسے ایک جامع تحقیقی یونیورسٹی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یونیورسٹی میں اس وقت تقریباً چودہ ہزار طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.uaeu.ac.ae/en)

[9] خرطوم یونیورسٹی ایک سرکاری یونیورسٹی ہے۔ جو وسیع میدانوں اور مخلوط نظام تعلیم کی حامل ہے۔ یہ سوڈان کا سب سے اہم اور بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.uofk.edu)

[10] یہ 1957ء میں قائم ہوئی۔ یہ یونیورسٹی سعودی عرب کے اعلی ترین تعلیمی اداروں میں سے ہے۔ اور علاقے کے تین بڑے اہم اداروں میں سے ایک ہے

[11] سوڈان کی بین الاقوامی یونیورسٹی 1990ء میں ایک نجی ادارے کے طور پر بنائی گئی۔ یہ اپنے ذہن اسکالرز اور دنیا بھر میں پہچاننے جانے والے اصولوں کی عکاس ہے۔

[12] پاکستان میں انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی میں انھوں نے کئی دورے کیے اور طلباء کو علمی خطبات سے نوازا۔

[13] اردن کے دارالحکومت عمان میں عالمی شہرت یافتہ اسلامی تعلیم کا ادارہ رائل اہل بیت کے نام سے ہے۔ (http://www.aalalbayt.org)

[14] اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ سعودی عرب کے صف اول کے تعلیمی اداروں میں سے ہے۔ اور دیگر روایتی علوم کے علاوہ ثقافت، سائنس، اور معاشی علوم سے متعلق راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.iifa-aifi.org)

[15] اسلامی کونسل (المجلس الاسلامی السوریہ) وہ ادارہ ہے جو مختلف مذاہب میں مزاحمت کو کم کررہا ہے۔ اس ادارے کا افتتاحی اجلاس استنبول میں 12، 11 اپریل کو منعقد ہوا۔ اس کا فرض اولین مختلف مذہبی گروہوں اور کونسلوں کے ساتھ جو کی مختلف اقوام میں پھیلے ہوئے ہیں اور تارکین وطن اور مہاجرین کے

ساتھ گفت وشنید کرنا ہے۔

[16] اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا1988ء میں نئی دہلی میں قائم کی گئی۔ اور یہ مشہور علماء وفقہاء کے زیر نگرانی اپنے فرائض سر انجام دیے رہی ہے۔1990ء میں اسے ایک سود مند ادارے کے طور پر متعارف کرایا گیا۔ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی اسکے بانی اور سیکرٹری جنرل تھے۔ وہ تادمِ واپسی اس ادارے میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مزید معلومات کیلئے:(http://www.ifa-india.org)

[17] سلطنت عثمانیہ کے بادشاہ سلیم دوم (II) نے اربن کمپلکس کو وسیع کرکے دمشق کے نئے شہر میں ایک مسجد قائم کی جو کہ اس کے باپ سلیمان اول نے قائم کی۔ مزید معلومات کیلئے:(http://en.wikipedia.org/wiki/tekkiye-mosque)

[18] دمشق، دارالفکر، 2012ء

[19] دمشق، دارالفکر، 1963ء

[20] بیروت، دارالفکر، 1986ء

[21] دمشق، دارالفکر، 2007ء

[22] دمشق، دارالفکر، 2006ء

[23] بیروت، دارالفکر، 2009ء

[24] دمشق، دارالفکر، 2005ء

[25] دمشق، مکتبہ الحدیث، 1967ء

[26] بیروت، مؤسسہ الرسالہ، 1987ء

[27] دمشق، دارالفکر، 1993ء

[28] دمشق، دارالفکر، 1994ء

[29] دارالفکر، دمشق، 1991ء

[30] دمشق، دارالفکر، 2010ء

[31] دمشق، دارالفکر، 1996ء

[32] دمشق، دارالفکر، 2001ء

[33] دمشق، دارالفکر، 1970ء

[34] دمشق، دارالفکر، 2001ء

[35] مجمع الفقہ الاسلامی کی جنرل کونسل کے چوتھا اجلاس جدہ میں 18 تا 23 جمادی الثانی بمطابق 6 تا 11 فروری 1988ء کو منعقد ہوا۔

[36] جیسے کہ: الخراج لابی یوسف، المبسوط للسرخسی، الفروق للقرافی، الام للامام شافعی، المغنی لابن قدامۃ الحنبلی، المحلی لابن حزم، مجموع الفقہ للامام زید، وغیرہ۔

[37] جیسے کہ: صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر صحاح ستہ، نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ للزیلعی، تنویر الحوالک شرح موطا مالک، مجمع

الزوائد للهيثمى

[38] مثلاً بیع وشراء کی جہاں کہیں بھی مثالیں دی ہیں وہ جدید مروجہ اشیاء سے دی ہیں قدیم طرز کے مفروضات اور امثلہ سے اجتناب کیا ہے۔

[39] مزید تفصیل کیلئے: الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج1، ص62 تا75

[40] مزید تفصیل کیلئے: الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج1، ص123 تا127

[43] ان میں امام ابو حنيفه نعمان بن ثابت، امام مالك بن انس، محمد بن ادريس الشافعى، احمد بن حنبل الشيبانى، ابو سليمان داؤد بن على الاصفهانى، زيد بن على زين العابدين بن الحسين، الامام ابو عبدالله جعفر الصادق اور ابو الشعشاء جابر بن زيد کا ذکر ہے۔

[42] مجمع الفقہ الاسلامی کی جنرل کونسل کا دوسرا اجلاس جدہ میں مورخہ 10 تا16 ربیع الثانی بمطابق 22 تا28 دسمبر 1985 کو منعقد ہوا۔ مزید معلومات کیلئے: الزحیلی، الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج8، ص480

[43] یہ اجلاسات اور قراردادیں الفقه الاسلامى وادلته کی جلد نمبر 8 میں بالترتیب موجود ہیں۔

[44] ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے نظریات کو بیان کرتے ہوئے انکی تعریف، ارکان، قسمیں، اسباب اور پھر احکام کو مفصل بیان کیا ہے۔

[45] مزید تفصیل دیکھیے: الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته

[46] الزحیلی، الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج9، ص45

[47] الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج5،4، ص283

[48] ایضاً، ج5، ص55

[49] ایضاً، ج5، ص48

[50] ایضاً

[51] ایضاً، ج6، ص481

[52] ایضاً

[53] الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج7، ص333

[54] ایضاً

[55] الزحيلى، الفقه الاسلامى وادلته، ج7، ص400

[56] ایضا، ج8، ص48

[57] ایضا، ج9، ص77

[58] ایضا، ج9، ص154

[59] قسم اول عبادات، قسم ثانی فقہی نظریات، قسم ثالث معاملات، قسم رابع ملکیت اور اس کے متعلقات، قسم خامس فقہ عام اور قسم سادس اصول شخصیہ۔

[60] جیسے قسم اول عبادات میں باب اول طہارت، باب دوم صلوۃ، باب سوم روزے اور اعتکاف، باب چہارم زکوۃ، باب پنجم حج اور عمرہ، باب ششم قسم، نذر اور کفارہ، باب ہفتم ماکولات اور مشروبات کا بیان، باب ہشتم قربانی، عقیقہ اور ختنہ، باب نہم شکار اور ذبح کے احکام شامل ہیں۔ اور اسی طرح دیگر ابواب بیان کیے

گیے ہیں۔

[61] جیسے کہ: آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی، اصول الفقہ الاسلامی، العلاقات الدولیۃ فی الاسلام، نظریۃ الضرورۃ الشرعیۃ

[62] الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج1، ص30 تا 41

[63] ایضاً، ص42 تا 58

[64] ایضاً، ص58 تا 61

[65] ایضاً، ص80

[66] ایضا، ج1، ص349

[67] ایضا، ج1، ص350

[68] فقہ ظاہریہ، فقہ اباضیہ، فقہ شیعہ امامیہ، فقہ شیعہ زیدیہ

[69] الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج4، ص111

[70] البقرہ2:275

[71] البقرہ2:282

[72] بیع مبرور وہ ہوتی ہے جس میں دھوکا اور خیانت نہ ہو۔(الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج4، ص113)

[73] الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج4، ص113 (ڈاکٹر وہبہ الزحیلی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: قال الترمذی ھذا حدیث حسن)

[74] ایضاً

[75] ایضاً، ص111

[76] ایضاً

[77] مزید تفصیل کیلئے: الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج9

[78] ایضاً، ص566

[79] ایضا، ج9، ص566،، 567

[80] ایضا، ج2، ص684: ج4، ص73، 74

[81] ایضا، ج3، ص684

[82] ایضاً، ج4، ص74 تا 86

[83] ایضا، ج8 ص64